سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اردو ہفتہ وار اخبار - تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں - رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سید نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سرپرستی میں زندہ ہوا -

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

چہ گویم با تو گر آئی بیا در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد (۱۸) | مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۳۲ ہجری نبوی صلعم | نمبر (۲۶)

الحکم کے فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

(۷ جولائی ۱۹۱۴ء سے لیکر ۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجرا سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آجتک روپیہ قرضہ لیکر اخبار جاری رکھا ہے - اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے مگر یہ مدد ضروریات کو پورا کرنیکے لئے ناکافی ہے - ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنے سے انکار کرتے ہیں اور کارخانہ کو اور ضعف پہنچاتے ہیں - اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کے لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کر دیجائے

چنانچہ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے چھ سالوں کے فایل بجائے ساٹھ روپے کے صرف چالیس روپے میں دیئے جائینگے -

۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک پانچ سالوں کے فائل جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے تھے بیس روپیہ پر دیئے جائینگے

اور ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فایل جنکی کاپیاں بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں ان میں سے ہر ایک فایل پندرہ روپیہ دیا جائیگا -

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جسکو سلسلہ کی بہت خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے - یہ فایل کوئی آجکل کی اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا جواہرات کے خزانوں سے بہتر ہے اور یہ تمام فائل سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں -

ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ایسا ہی فایدہ حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فایدہ اٹھا سکتا تھا - اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت پر قیمتی خزانہ مل جائیگا اور دوسرا الحکم کی مالی مشکلات میں ایک مدد ہو جائیگی -

(مینیجر)

حامد شاہ صاحب سید مدہ صاحب کی نظم کے متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸ فروری ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہم نے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا - جو انہوں نے ایک رویاء صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اسی رویا میں حضرت مسیح موعود ؑ نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو وہ اس کو چھاپے اور اسکی قیمت سات روپیہ رکھے - مگر افسوس کہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کر کے اپنے دوستوں کی خدمت میں وہ عجیب نظم پیش کریں - آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونیوالی ہے خریداری کی درخواستیں مینیجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں - الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہو چکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا الحکم کی ایکطرح سے اعانت کرنا ہے - امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آیندہ کی مشکلات کا سوال ایک حد تک حل ہو جائیگا اور بورڈ مذکور کو بھی اسکی کے مضبوط کرنے میں بہت آسانی ہو جائیگی +

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شایع ہوا -

نو بہت جلدی لکھا گیا!

معزز ہمعصر نور نے بات کا بتنگڑ بنالیا - اور رائی کو پہاڑ کر کے دکھانا چاہا - ہم تو نہیں چاہتے کہ معزز ہمعصر سے ایک بیہودہ بحث کو چھیڑ دیں - اور احمدی قوم کے پرچے اس گند سے اور تو تو میں میں سے بھرے ہوئے ہوں - اور بجائے اسکے کہ ہماری توجہ قوم کی اصلاح اور فلاح کیطرف مبذول ہو اور ہم اسلام کی ترقی کو مد نظر رکھیں اور اسی غرض سے خریداروں سے چندے وصول کریں لیکن شروع کر دیں ایک ایسی بحث جس سے کچھ حاصل نہ ہو اور رشتہ محبت ٹوٹ کر فساد اور دشمنی اور کینہ پیدا ہو جائے اور قوم کے روپیہ کو اسطرح خراب کریں کیا یہ کوئی دینی کام ہے -

ایڈیٹر صاحب نور نے ایڈیٹر الحکم کے متعلق ایک مضحکہ آمیز خبر شایع کر کے کھلبلی مچادی - لیکن الحکم نے کوئی نوٹس نہیں لیا - پھر آپ نے ایک بدظنی شایع کی کہ میرے ملازموں کو ترغیب دیجاتی ہے - افسوس ان کے نوکر کی تحریر میرے پاس موجود ہے جسکو ہم پیش کر سکتے ہیں - اور دکھا سکتے ہیں - جسکو حضرت صاحب ملاحظہ فرما چکے ہیں - اور آپ کو یقین بھی ہے کہ میرے آدمی کی شرارت ہے - لیکن آپ نے ابھی تک بذریعہ اس قول کی تردید نہیں کی - پھر جبکہ آپ کو مسئلہ ہی کی چپیڑ ...... متعلق جواب دے ...... غصہ کا بیرو میٹر انتہا کو پہونچ گیا اور دربار خلافت میں شکایت کر دی -

اسپر حضور نے اخباروں کو دیکھا معزز ہمعصر نور کے ملازم کی تحریر دیکھی پھر حضور نے کچھہ نہ فرمایا -

اب ہمعصر نور لکھتا ہے کہ یہ اخبار اس سرعت سے تیار کیا گیا ہے کہ ۳ جولائی کا پرچہ (اخبار) ٹھیک ۲۶ جون کو تیار ہو چکا تھا - آپ حیران ہوں گے کہ میں نے اس اخبار کی تیاری میں ایسی سرعت سے کام کیوں لیا - مگر میں آپ کو زیادہ حیرانی میں نہیں رکھنا چاہتا - نور کے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ معزز ہمعصر الحکم اپنے ۱۴ - جون کے پرچے میں تحریر کرتا ہے

تمہارا سر تلوار سے اڑا دیا جائیگا اب مجھے معلوم نہیں کہ کسوقت اس حکم کو عمل میں لایا جاوے گا - اسلئے میں

اب ہر ایک کام کو بڑی جلدی جلدی کرتا ہوں - کل کا کام آج کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہوں - اس اخبار میں اگر کچھ باسی خبریں پائیں تو امید ہے کہ میری اشد مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے درگذر سے کام لینگے " (نور ۳ جولائی)

ناظرین الحکم حیران ہوں گے کہ الحکم کے ۱۴ جون کے پرچہ میں کہاں لکھا ہے - میں نے تو بڑے غور سے تین مرتبہ اس مضمون کو دیکھا کہ کہیں لکھا ہو لیکن میری نظر میں تو نہیں آیا - شاید ایڈیٹر صاحب نور نے کہیں یہ لفظ اخبار پڑھتے ہوئے کہیں سے دیکھ لئے ہوں گے ایڈیٹر صاحب نور کیا قسم کہا سکتے ہیں کہ الحکم کے پرچہ میں یہ الفاظ ہیں یا وہ اس صفحہ اور سطر کا حوالہ دے سکتے ہیں اگر وہ دکھا دینگے تو ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرینگے - اور اخبار میں اعلان کر دینگے اور معافی مانگ لیں گے -

لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور یقینا نہیں ہے اور نہ ہوگا - تو ماسٹر صاحب ڈریں - کیونکہ یہ جھوٹ ہے اور جھوٹ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں باقی رہی تاویل اول تو وہ تاویل سے بھی دکھا نہ سکیں گے - لیکن اگر دکھا دیں تو اس طرح سے تاویل ان کے مضمونوں کی بھی ہو سکتی ہے - تاویل کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرتی - پس ماسٹر صاحب پھر الحکم کو دیکھیں اور اپنی غلطی کو مان لیں - ورنہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم قومی اخبار کو ان جھگڑوں میں نہیں لگانا چاہتے - اور ہم ان کے آئیندہ اس قسم کے مضمونوں کی کچھ پرواہ نہیں کرینگے اگر ان کو شوق ہے تو لکھیں اور شوق سے لکھیں - لیکن میں ماسٹر صاحب سے کہتا ہوں الصلح خیر اسی میں بھلائی ہے - آپ کیوں ان بحثوں میں پڑتے ہیں

پس میں پھر یہ کہونگا - حضرت امام اور قوم کو ان بحثوں میں ڈال کر تنگ نہ کرو - اور جگ ہنسائی نہ کرو - ہم نے الحکم میں کہیں ماسٹر صاحب کے سر کے متعلق نہیں لکھا - اور ماسٹر صاحب خاطر جمع رکھیں - ماسٹر صاحب کا سر الحکم کبھی نہیں اڑے گا

امید کہ سرپرستان الحکم جدید خریدار مہیا فرما کر الحکم کی اعانت کریں گے اور بقایا دار صاحبان اپنا بقایا ادا فرما کر مشکور فرماوینگے (مینیجر)

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار

بخدمت ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار - آپکے اخبار میں چند ضروری سوالات میرے نام چھپے ہیں - صرف احمدی مجھ سے دور الضعفا وغیرہ کے بارے میں سوال کر سکتا ہے اسلئے ضروری ہے کہ سایل اپنا نام لکھے تا اسکی پوزیشن وحیثیت پبلک پر واضح ہو - بغیر اس کے ممکن بلکہ اغلب ہے کہ کسی غیر احمدی نے احمدیہ جماعت میں جھگڑا پیدا کرنے اور بے گالیاں دینے یا دلوانے کیلئے اور ان تعلقات کو خراب کرنیکے واسطے جو حضرت مسیح موعود کے خاندان اور احمدی جماعت میں ہیں یہ لکھا ہو -

(۲) یہ احمدیہ جماعت ایک سلسلہ میں منسلک ہے اور ایک امام کے ماتحت اور مالی انتظام اسکا زیر ہدایت خلیفہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہے - پس اس قسم کے سوالات جو میرے ان امور کے متعلق ہوں جو زیر ہدایت خلیفہ ہوتے رہے ہوں - اس جماعت کے خلیفہ یا زیادہ سے زیادہ صدر انجمن کی طرف سے ہو سکتے ہیں - اگر کوئی اور پوچھنا چاہتا ہے تو ان کی معرفت پوچھے -

(۳) جو چندہ لیا گیا تھا وہ تین کاموں کیلئے تھا - ایک مسجد نور وہ تیار ہو چکی ہے اگر سایل کبھی قادیان آیا ہے تو دیکھ چکا ہوگا - ہسپتال کا چندہ ساڑھے تین ہزار میں نے مولوی محمد علی کو دیا تھا - وہی اسکے ذمہ وار ہیں - دور الضعفاء میں آجتک تیرہ مکان بن چکے ہیں اور اسمیں احمدی مہاجر ضعفاء بقول لاہوریاں ٹکڑ گدا - بقول مسیح موعود علیہ السلام اصحاب الصفہ آباد ہو چکے ہیں - اور اپنے نام رجسٹری کرانے کا الزام غلط ہے - لعنت اللہ علی الکاذبین - یہ لوگ کیوں نہیں مرتے ٹکے آنہ ماہوار ہر ایک مکان کا کرایہ لیا جاتا ہے - جو اسکی ششماہی وسالانہ مرمت ولپائی وغیرہ کیلئے بھی کافی نہیں - باقی یہ کہ اسکا انتظام کسکے سپرد ہے سو جیسے اور عالیشان عمارتیں اور زمینیں اور جائدادیں اور خزانہ صدر انجمن اپنے مخالفوں کے قبضے میں دیکھ دیکھ کر میاں محمود صاحب اور سب جماعت احمدیہ صبر کر رہے ہیں اسی طرح اسکا زخم برداشت کریں کہ دور الضعفاء کا انتظام میر ناصر نواب کے سپرد ہے جسطرح بیباییوں میں سے بعض لالیف ممبرین اسی طرح ناصر نواب لالیف منتظم ہے

(۴) قرآن شریف کا ترجمہ اور اسکے متعلق چندہ - اگر حضرت خلیفہ اول کی ذات پر سیاسی عذر نہ کرتے تو یہ ترجمہ شروع ہو گیا ہوتا احمدیت کی بلڈنگ میں تو آگ لگی ہوئی ہے اب ہم ان سفر کمیٹیوں کا پہلے انتظام کریں یا ترجمہ کا - پہلے تو قابل حل سوال جماعت ہیں

ضروری اطلاع

ناظرین و سرپرستان الحکم کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک خریدار اگر ایک ایک دو دو خریدار مہیا کردیں تو الحکم کی مالی مشکلات بہت کچھ حل ہوسکتی ہیں صرف ذرا توجہ درکار ہے

(منیجر)

اخبار عالم

سفرجیٹ عورتوں کی شرارت - لنڈن ۷ جولائی

سفرجیٹ عورتوں نے بیلی مینو کس ہوس کونٹی ڈاون کو جس میں بہت سی قیمتی تصویریں اور یادگاری اشیاء تھیں جلا دیا ہے بلفاسٹ میں یہ تیسرا مکان ہے جو ان عورتوں نے جلایا ہے۔

حجاج کے جہاز کی روانگی (بمبئی ۵ جولائی) عرب کمپنی کا جہاز سماٹرا کل شام ۶ بجے جدہ کو روانہ ہوا۔ حاجیوں کی کل تعداد ۹۰۹ تھی جن میں سے مرد ۵۴۷ عورتیں ۱۳۱۔ لڑکے ۱۵۔ لڑکیاں ۹۔ اور شیر خوار بچے ۹ تھے۔ سماٹرا ایک بڑا خوشنما جہاز ہے۔ تختہ جہاز کے ٹکٹ چالیس روپیہ سے ۵۵ روپیہ تک میں فروخت ہوئے۔ اس میں چودہ سو مسافروں کی گنجایش ہے۔ عرب کمپنی تمام مسلمانوں اور حاجیوں کی امداد کی مستحق ہے۔ ٹرنر موریسن والوں کا جہاز منصوری ۱۰ جولائی کو نہیں جائیگا۔ لیکن جہاز اکبرا بھی تک گھاٹ میں ہے اور اسکی مرمت ہو رہی ہے۔ حاجی زیادہ تر بنگال۔ جاوا۔ اور بخارا کے تھے۔ (سکرٹری خدام کعبہ)

ہندوستانی جج کی روانگی - آئندہ ۸۔ اگست کو مسٹر جسٹس سید حسن امام اور خان بہادر سرفراز حسین خان بمبئی سے پی اینڈ۔ او کمپنی کے جہاز کسلوڈ دینا پر بجانب انگلینڈ روانہ ہو جائینگے

ہندوستانی طالبعلم کو ڈبل وظیفہ - مسٹر ایس راکو جو کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضی کے طالبعلم ہیں گورنمنٹ مدراس کی جانب سے وظیفہ ملنے کے علاوہ ۴۰ پونڈ کا ایک اور وظیفہ مرحمت کیا گیا ہے۔ مسٹر ممدوح مدراس میں ۲۰۔ روپیہ ماہوار پر کلارک تھے۔ ریاضی کی خداداد قابلیت کے باعث سے ان کو گورنمنٹ مدراس نے ولایت روانہ کیا گیا ہے۔

مشین بینائی - وزگاپٹم کے مسٹر ایس۔ ڈبلیو ولیم نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ آنکھ کی بیماری اچھی ہو سکیگی۔ جو لوگ اس مشین کا استعمال کرینگے انہیں چشمہ لگانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ مشین ہذا کو پیٹنٹ کرانے کیلئے سرکار ہند کی خدمت میں عرضی روانہ کی ہے۔

مسلمان طلباء کے نہ ہونے پر حیرت - ۲ جولائی کا تار کلکتہ سے مظہر ہے کہ شب پور انجنیرنگ کالج میں انعام تقسیم کرتے ہوئے لارڈ کارمائکل نے اسبات پر حیرت ظاہر کی کہ کالج ہذا میں ایک بھی مسلمان طالبعلم نہیں ہے

صوبجات متحدہ میں قحط - گورنمنٹ آف انڈیا نے صوبجات متحدہ میں تقاوی کیلئے ۶۰ لاکھ روپیہ کی مزید منظوری دیدی ہے۔

اورینٹ بنک لمیٹڈ لاہور (۶ جولائی) یہ بنک گذشتہ ہفتہ کے روز ۴ جولائی کو بند ہو گیا۔ ۱۵ جولائی کو حصہ داران کا جلسہ بنک کے کاروبار بند کرنیکے لئے بلایا گیا ہے۔

شملہ میں ۲۹۔ جون کی شب کو غیر معمولی گزٹ شایع کر کے گورنمنٹ آف انڈیا نے رسالہ غدر کو خواہ کسی زبان میں ہو۔ ہندوستان میں خشکی اور تری کی راہ سے لانیکی ممانعت کر دی۔ یہ رسالہ امریکہ کے شہر سان فرانسسکو سے شایع ہوتا ہے۔

بمبئی میں لاوارثی کتوں کے ضایع کرنے کا کام بڑی سختی کے ساتھ جاری ہے۔ امید ہے کہ دو تین ماہ کے اندر اندر بمبئی میں ایک بھی لاوارثی کتا نہیں رہیگا۔

اجمیر میونسپلٹی نے شہر میں بجلی کی روشنی کرنے کیلئے گورنمنٹ سے ۱½ لاکھ روپیہ قرض مانگے ہیں +

علیگڈہ کالج میں سنی شیعہ کا جھگڑا انفصل کرنیکے لئے ہز آنر جیمز میسٹن لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ ۱۶۔ حال ماہ کو آئینگے اور ۱۸ تک وہاں قیام رہیگا۔

شہنشاہ آسٹریلیا کو گواہی میں طلب کرنا - حال ہی کبھو کانگم نامی ایک شخص سخت نشہ کی حالت میں ہونے کے باعث کولمبو کی پولیس عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ جہاں ملزم نے شہنشاہ آسٹریلیا کو بطور گواہ پیش کرنے کی درخواست دی۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ وہ کیسے طلب کئے جاسکتے ہیں؟ ملزم نے جواب دیا کہ آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

انارکسٹ مارے گئے - (نیویارک ۷ جولائی) بم بناتے ہوئے ۶۔ انارکسٹ ہلاک ہوئے اور ۷ راہگذر زخمی ہو گئے خیال ہے ان لوگوں کی سٹرائک نیلر کے خلاف سازش تھی +

جیل کی تقسیم گورنمنٹ مدراس نے تجویز کیا ہے کہ بار بار کے سزا یافتہ قیدیوں کیلئے علیحدہ جیل خانہ بنایا جائے اور نئے ملزم علیحدہ رکھے جائیں۔

کینیڈا میں ہندوستانی (وکٹوریہ ۶ جولائی) آج کاماگاٹا مارو کی اپیل متعلقہ ہیبس کورپس خارج ہو گئی۔ عدالت کا فیصلہ یہ ہے کہ ایکٹ برٹش نارتھ امریکہ کی رو سے کینیڈا کو اختیار ہے کہ کسی انگریزی رعایا کو خارج کر دے یا اسکا داخلہ بند کر دے چاہے اسکا تعلق سلطنت متحدہ ہی سے کیوں نہو۔ ہندوستانیوں کے وکلا کی بحث کی ہر پہلو کو شکست حاصل ہوئی۔

وائسرائے کا عہد حکومت (لنڈن ۶ جولائی) آج دار العوام میں سوال پوچھے جانیکے وقت مسٹر ایکوئتھ نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہندوستان میں وائسرائے کے عہد حکومت کے تسلسل کو منسوخ کرنیکا نہیں ہے۔

ہتک عزت پر جرمانہ - ڈاکٹر بیچ نے مودی ٹائمز پر جو ہتک عزت کا دعوی کیا ہوا تھا۔ اس میں عدالت نے ڈاکٹر صاحب کو ایک ہزار روپیہ دلایا ہے۔

لائین کی خستگی - کثرت باراں و طغیانی سے جالندھر اور اس کے نواحات میں جابجا ریلوے لائن ٹوٹ گئی جسکے بعض حصے مرمت ہو چکے ہیں۔

ایک مسلم روزانہ اخبار - اخبار روزانہ شمشیر قلم جو حافظ نور احمد کے زیر اہتمام ۴ ماہ فروری ۱۹۱۳ء سے شایع ہوتا تھا۔ افسوس کہ ہفتہ گذشتہ میں بند ہو گیا ہے کہتے ہیں کہ اخبار کے دوسرے مالک میاں منگو ٹھیکیدار نے سٹیم کو منتقل کر دیا ہے۔ یہ صرف ۴ صفحہ کا اخبار تھا۔ اور مدت سے خسارے کے ساتھ چلتا تھا +

پندرہ منٹ میں پانچسو آدمی کا کھانا تیار - نیو یارک کی ایک کمپنی نے حال میں ایک ایسا جہاز تیار کیا ہے۔ جہاں ہر ایک کام برقی طاقت سے کیا جاتا ہے۔ انڈوں کا ابالنا۔ کانٹوں چھریوں۔ پیالیوں۔ اور طشتریوں کا صاف کرنا۔ سبزی مثلاً کدو۔ توری۔ ٹماٹو کے چھلکے اُتارنا تو عام ہوٹلوں میں ہوتا ہے لیکن یہاں تو ہر قسم کے کھانے بجلی کے ذریعہ ہی تیار ہوتے ہیں۔ ایک منٹ میں ۸۰ ڈبل روٹیاں تیار ہو کر چھوٹے چھوٹے گرما گرم ٹکڑوں کی شکلوں میں خود بخود میز پر آجاتی ہیں۔ کام کی سرعت کا یہ عالم ہے کہ ۱۵۔ منٹ میں پانچسو آدمیوں کا کھانا تیار ہوتا ہے +

تبت میں قحط - تبت کے وسطی صوبجات میں بارش نہ ہونے سے قحط کا اندیشہ ہے۔ برسات کے موسم کو معمول سے ایک ماہ کا عرصہ منقضی ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ نے تمام زمینداروں کو حکم دیا ہے کہ غلہ کے تمام ذخیرے بازار میں لے آئیں تاکہ گرانی کم ہو جائے۔ آجکل کا جو نرخ دو چند مہنگا ہو گیا ہے۔ پانچ سال سے تبت میں اسقدر گرانی نہیں ہوئی تھی۔ کیا گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکتی کہ جس سال ہندوستان میں گرانی ہو ممالک غیر کو غلہ کی روانگی بند کی جائے

103

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار الحکم قادیان دار الامان

مؤرخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۳۲ھ ہجری

کمیونی کیٹڈ

عبد مومن

اے طالب حق! مولیٰ حق کو حق سے پانے اور اسی کو اسی سے شناخت کرنے کی اگر تجھے خواہش ہے اور تو چاہتا ہے کہ نادانی اور جہالت کی ظلمت کدہ سے نکلکر صداقت کے نورانی محلوں میں داخل ہو جائے تو تو جناب مخبر صادق علیہ السلام کے کلام معجزہ نظام کو سرسری اور بیرونی نظر سے مت دیکھ ان حکمتوں کو جو بطن کلام میں امانت رکھی گئی ہیں اپنی جہالت اور نادانی کے حوالہ نہ کر۔ کسی خبر صداقت اثر کے الفاظ کو صرف رسمًا یا عادتًا زبان سے تکرار کرنا چھوڑ کر مطالب کلام کی طرف رغبت کر۔ اور دیکھ کہ کن بنیادوں پر اسکی بنا ہے اور مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا منشاء ہے۔ اگر اپنی نظر فہم معانی سے کوتاہ ہے تو کیا کسی کریم النفس صاحب حال مبارک قال سے بھی معانی کا سمجھنا گناہ ہے تو اپنی اس محتاجی کو جو تجھ میں موجود ہے اقرار کر۔ اور کسی سلیم الفطرت صاحب دل کے آگے اس کا اظہار کر یا کسی انسان سے مدد لینے میں عار نہ کر۔ بغض و عناد کی ظلمت سے باہر آ جا۔ حسد و عداوت کی تاریکی کو ترک کر۔ کبر و نخوت کے قبا کو اتار ڈال۔ اپنے زمانہ کو جس میں تو ہے۔ نظر حقارت سے مت دیکھ۔ فضل الٰہی کی بے انتہاء رحمتوں کے دروازے بند مت سمجھ اور صرف سابقین اولین پر ہی انعامات کا ختم ہو جانا خیال کر کے موجودہ الٰہی رحمتوں کے سچے آئے ہوئے مبارک وجودوں سے منہ نہ پھیر۔ دیکھ صفات الٰہیہ کے دائرہ کو تنگ سمجھ کر کسی انسان پر ہی ان کے وارد ہونے کو محال سمجھنا سخت درجہ کی بدنصیبی ہے اگر تیرا دائرہ کرم تنگ ہے تو ہو مگر کیا اس ہمیشہ ہمیشہ کریم الصفات ذات کو بھی تو اپنے ہی خیال کے کوتاہ اور ناقص پیمانے سے ناپنے لگا ہے کہ اپنے زمانہ کے برگزیدہ کو نظر حقارت سے دیکھتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ ایسی ٹھیکہ داری میں خسران مبین کا اندیشہ ہے۔ اپنے خیالات کو صاف کر اور ٹھنڈے دل سے اور ان کے معانی پر قادر ہونے کی کوشش کر ہاں تو اس پر اس کی تلاش کر الٰہی انتہا علوم اور کبھی نہ کم ہونے والے خزانوں سے عطا ہوتا ہے بہت سے راز اور حکمتیں رب السمٰوٰت والارض کے خزانوں میں مخفی ہیں۔ جن کا نزول آسمان دنیا پر ہوا۔ اور ہوتا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ لا انتہا معارف حضور مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پر حکمت لبوں سے نکلے ہیں۔ جن سے اس جناب پاک کے کلام معجز نظام جوامع الکلم ہونیکا یقین حاصل ہوتا ہے۔ بہت سے کلام کرنے والے کسی خبر صداقت اثر کے مطالب پر زبان کھولتے ہیں۔ اور کسی اپنے مانے ہوئے اعتقاد کے واسطے اس کو وجہ ثبوت ٹھہراتے ہیں۔ مگر ایک حالت ہے جو صاحب حال کے اپنے حال سے کھلتی ہے اور وہ مجسم ثبوت ان معارف کا ہوتا ہے جنکی خود اسکی ذات ہوتی ہے۔ اسکی طرف حمایت الٰہی کی ایک چمک پڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جسکے سبب سے اس کو امتیاز کلی حاصل ہوتا ہے۔ پس کسی کا صرف زبان سے کسی خبر صداقت اثر کا پڑھ دینا اس کے اپنے مانے ہوئے اعتقاد کیلئے وجہ ثبوت ٹھہر جانا تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ عبد مومن کیلئے حدیث قدسی کے معانی پر اطلاع پانیکے لئے بھی یہی اصول درکار ہے کیونکہ کلام لطیف بھی اپنے اندر ایک ایسی لطافت کا بھرا ہوا نور رکھتا ہے کہ جو خود بخود کسی صادق عبد مومن کی حالت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ حضور مقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ سے ایک حدیث قدسی میں یوں روایت فرماتے ہیں۔ لایزال عبدی المومن یتقرب الی بالنوافل حتی احبہٗ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وفی لفظ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یعقل۔

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرا عبد یعنے میرا بندہ کیا بندہ عبد مومن۔ میری طرف قرب حاصل کرتا رہتا ہے کیسے حاصل کرتا رہتا ہے نفلوں کے ادا کرنے سے اس کو یہاں تک تقرب میں ترقی ہوئی ہے کہ میں اس عبد مومن سے پیار کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس کو اپنا پیارا بنا لیتا ہوں تو اسکی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ میں ہی اسکے کان بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اسکی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ لفظ بھی زاید آئے ہیں کہ مجھ سے سنتا ہے۔ مجھ سے دیکھتا ہے۔ مجھ سے پکڑتا ہے اور مجھ سے سمجھتا ہے۔ اب یہ حدیث قدسی عبد مومن کا ایک حال ہے جسکے معانی کی تشریح عبد مومن کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھیر دیتی ہے یعنے جب کوئی مبارک انسان اپنی اغراض نفسی اور خواہشات ذاتی سے بالکل علیحدہ ہو کر ذات سبحانہٗ تعالیٰ کی راہوں میں قدم انداز ہوتا ہے تو اس کے سارے طریق تقرب الٰہی کی وجہ سے پردہ ہائے نفسانی پھاڑ کر ذات کامل الصفات کا منہ دیکھنا حاصل کرنے کیطرف جھک پڑتے ہیں۔ اس وقت اسکی مراد ذاتی اللہ کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ وہ صرف اسی ذات بیچون و بیچگون بے مثیل چہرہ کے دیدار کا مشتاق ہوتا ہے اور اسی کو اپنے پر سوز طپش قلب کیلئے کامل اطمینان اور عین تسلی سمجھتا ہے۔ اس سخت سوز و گداز کی حالت میں اگر اس کی نظر اپنے باطن کیطرف جاتی ہے تو اس میں بھی اسی کو ٹٹولتا اور ڈھونڈتا ہے۔ زمین کی پہنائی پر نظر ڈالتا ہے تو اسی کی تلاش میں۔ آسمان کی بلندی پر نگاہ پڑتی ہے تو اسی کی جستجو میں۔ بین الارض والسمٰوٰت جو کائنات اس کی آنکھوں کے سامنے گذرتی ہے۔ اس کے متفرق اور گوناگون عجائبات میں بھی اسی کے رنگ کا طالب ہوتا ہے اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے۔ جاگتے چلتے پھرتے دن کے اجالے میں رات کی اندھیری میں۔ مجلس میں۔ تنہائی میں اس کو اسی ایک کی دھن لگی رہتی ہے۔ پس جب روح انسانی اپنے اندر اس قدر تقاضا شدید پیدا کر لیتی ہے اور روح حق کی ایسی مشتاق ہو جاتی ہے تو پھر قلب انسانی اس قابل ہوتا ہے کہ وہ دائم و قائم بے مثل و بے رنگ بیچون و بیچگون ذات اپنی صفات کاملہ کا نور اس میں ڈالے۔ پس یک بیک اس فنا اتم پر پہنچتے ہوئے۔ عبد مومن کے مقابل جبکہ اسکی عبودیت جو اس کا ذاتی جوہر ہے اس درجہ کمال پر پہنچ جاتی ہے تو وہ باقی ذات اپنے دائمی بقا کے بے انتہاء دانش کو کھولے ہوئے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔ اور عین بندگی میں اس بیرنگ کی نیرنگیاں جلوہ نمائی شروع ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات عبد کی ذات میں صفات کی گلکاری سے ایسے ایسے نقش و نگار اور بیل بوٹوں کے باغ لگا دیتا ہے کہ عین الیقین کے چمنوں میں پہنچکر یہ عبد اپنے ذاتی تقاضا میں صفات الٰہیہ کا رنگ لے لیتا ہے (باقی آئندہ)

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی خلیفہ اول کے کلمات طیبات اور دعاء

آج مجھے بہت تکلیف ہوئی میں نے سمجھا اب میں دنیا میں نہیں رہونگا - سو میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور الحمد شریف کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں الم نشرح لک پھر میں نے یہ دعا کی - الہی ہمیں ہر طرف سے تعدد ہوگیا پھر میں نے تین بار لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ رب العرش الکریم ط لا الہ الا اللہ رب السموٰت والارض ورب العرش العظیم ط اسئلک بموجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع دینا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین - ط

اس کے بعد میں نے دعا مانگی: -

دُعاء

الہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے مسلمان اول تو سست ہیں پھر دین سے بے خبر - اسلام - قرآن - نبی کریم سے بے خبر ہیں - تو ان میں ایسا آدمی پیدا کر جسمیں قوت جاذبہ ہو - وہ کاہل و سست نہ ہو - ہمت بلند رکھتا ہو - باوجود ان باتوں کے وہ کمال استقلال رکھتا ہو - دعاؤں کا مانگنے والا ہو - تیری تمام رضاؤں یا اکثر کو پورا کیا ہو قرآن و صحیح حدیث سے باخبر ہو - پھر اس کو ایک جماعت بخش اور وہ جماعت ایسی ہو جو نفاق سے پاک ہو - تباغض ایمیں نہ ہو - اس جماعت کے لوگوں میں بھی جذب - ہمت اور استقلال ہو - قرآن و حدیث سے واقف ہوں اور ان پر عامل ہوں × × × × × × اور دعاؤں کے مانگنے والے ہوں - ابتلاء تو ضرور آوینگے - ابتلاؤں میں ان کو ثابت قدمی عنایت فرما -

اور ان کو ایسے ابتلا نہ آویں جو انکی طاقت سے باہر ہوں -

اطلاع خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں نمبر ۔۔۔ تو اخبار کا ہے - یہ نہ لکھا کریں

(مینیجر)

عقلمند وہ ہے

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے -

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھکر بڑے کاموں سے توبہ کرے - کیونکہ حقیقی اور سچی راحت اسی میں ہے - یہ ایک یقینی امر ہے - کہ کوئی بدکاری کا کام لحظہ کیلئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا -

بدکار بدمعاش کو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے - پھر اپنی بدعملیوں میں راحت کے سامان کہاں دیکھیگا -

آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں - ع

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

دیکھو ان قوموں کا حال جنپر وقتاً فوقتاً عذاب آئے - ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کرے خشوع خضوع کا سبق دے

کلمات طیبات حضرت امام الزمان

میں دیکھتا ہوں کہ باوجود مصائب پر مصائب آنیکے اور ہر طرف خطرہ ہی خطرہ دکھائی دینے کے لوگ ابھی تک سنگدلی اور عجب و نخوت سے کام لے رہے ہیں - نادان کب تک اس بے فکری میں بسر کرینگے تا وقتیکہ لوگ ضد نہیں چھوڑتے اور اپنی بری کرتوتوں سے باز نہیں آتے - اور خدا تعالیٰ سے مصالحت نہیں کرتے - یہ بلائیں اور مصیبتیں دور نہیں ہونگی - میں نے دیکھا ہے اور خوب غور کرکے دیکھا ہے کہ قحط کے دنوں میں لوگوں نے ذرا بھی قحط کی مصیبت کو محسوس نہیں کیا - شراب خانے اسی طرح آباد تھے - بدکاریوں اور بدمعاشیوں کے بازار اسی طرح گرم تھے - ابتدا میں جبکہ برائے نام فتویٰ مکہ مدینہ سے آجایا کرتا تو لوگ ڈر جاتے تھے - اور مسجدیں آباد ہوجاتی تھیں - مگر اس وقت شوخی اور بیباکی حد سے بڑھ چلی ہے اللہ تعالیٰ ہی فضل کرے -

ہماری جماعت ہماری جماعت کیلئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں - کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملی ہے - اور اگر معرفت کا دعویٰ کرکے کوئی اس پر نہ چلے تو نری لاف و گزاف ہی ہے ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کردے - اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلادے - وہ ان کی محبت دیکھکر خود بھی دل سخت نہ کرے -

انسان

انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضاء و قدر کی کسی کو خبر ہے - زندگی آرزو کے موافق نہیں چلتی - تمناؤں کا سلسلہ اور ہے - قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے - خدا کے پاس انسان کے سوانح اصلی ہیں - اسکو کیا معلوم اس میں کیا لکھا ہے - اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیئے

توحید

توحید کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اٹھا دے اور اپنے وجود کو اسکی عظمت میں محو کردے

الخطبہ

چودھری فضل الدین صاحب کی پہلی بیوی قضاء الہی سے فوت ہوگئی ہے

بلحاظ سنت نبوی اب نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں - اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادموں میں سے ہیں - اور بیس پچیس سالہ مرید ہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی قدر فرماتے تھے - بیس گھماؤں زمین اعلےٰ ہے اور مالک واحد ہیں تحصیل میں مستقل ملازم ہیں - قوم کا باجوہ زمیندار ہیں کسی زمیندار کے گھر شادی کے امیدوار ہیں -

خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو

چوہدری فضل دین احمدی چھچھو لکھوڑ ڈاکخانہ نزد تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ

یہ مانا ہمنے کہ تغافل نہ کروگے لیکن خاک ہوجاوینگے ہم تمکو خبر ہونے تک

کیا افسوس ہے اس دوست پر جو کہ عمر کا ایک بڑا حصہ دوسرے دوست کا ممنون رہا ہو۔ اس سے کھایا اور اس سے پیا۔ جو کچھ کہا اس نے پورا کیا۔ اس کے سر پر عیش کئے۔ لیکن جبکہ اس محسن پر ایک سخت مصیبت آئی اور آئی بھی اسکی خاطر تو اس نے ایک دفعہ تو اسکے نکالنے رفع کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ پھر کی مگر کامیاب نہ ہوا۔ لیکن جب وہ چلانے لگا۔ کہ میں کھڑا ہوگیا ہوں میں کمزوری کے سبب سے کمزور ہوں مجکو ایک عصا کی ضرورت ہے تو اس کا دوست چلا اُٹھا۔ جب اتنی دفعہ تم نہ اُٹھے تو اب کب اُٹھنے لگے جاؤ جی۔ اب ہم نہیں اٹھاتے اور نہ ہم عصا دیتے ہیں لیکن قطع نظر جب اسپر مصیبت پر مصیبت آئی تو اس نے اپنی جان و مال تک دریغ نہ کیا۔ ایسا دوست کیا شکوہ کے قابل نہیں ہے۔ کیا وہ اس قابل نہیں کہ اسکو بتایا جاوے

یہ یاد رکھو یہی حال ہے الحکم اور قوم کا۔

الحکم نے گھر پھونک تماشا دیکھا۔ اس نے قوم کو اس وقت جبکہ قوم روحانی غذاؤں کی بھوکی تھی اور وہ آسمانی مائدے کیطرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھتی رہتی۔ اس مائدے کو انکے سامنے رکھا۔ ان کے قدم لڑکھڑا جاتے اگر الحکم ان کو وہ پاک غذا روح کی نہ دیتا۔ روح اس وقت بالکل نطفہ کی حالت میں تھی۔

مائدہ ابھی نازل ہوا تھا حاسد حسد کرتے تھے اس وقت قوم نے کھایا سیر ہوئی پیٹ بھرا۔ خوشی ہوئی۔ الحکم کو دعائیں دیں۔ خدا کے محبوب کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے۔ اگر الحکم حفظ نہ کرلیتا وہ جبکو خدا تعالیٰ نے انت منی وانا منک کہکر پکارا الحکم نے سینکڑوں اور ہزاروں کوسوں پر کلام محبوب سنایا اور ان کو روحانی غذا پہنچائی۔

سینکڑوں اس راہ سے اس کوچہ میں داخل ہوئے اور اس وقت جبکہ مخالفت کے خطرناک تیر اسکی گردن پر رکھے گئے اس نے اپنے کام سے منہ نہیں پھیرا اب جبکہ وہ بوڑھا ہوگیا۔ قوم نے اس کو اٹھانے کی کوشش کی۔ پر وہ نہ اٹھا۔ پھر زور مارا۔ لیکن نہ اُٹھا۔

آخرش امام المومنین خلیفۃ المسیح اول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے زندہ کرنے کیلئے حکم دیا۔ وہ روحانی ہاتھ چلا اور وہ زندہ ہوا۔ اب سالوں کی کمزوری دنوں میں دور کیسے ہو حضرت نے چاہا کہ مسیح موعود علیہ السلام کا بازو ہے اسکی قدر کرنی چاہیئے۔

آپ فرمایا کرتے تھے۔ شیخصاحب کو اللہ تعالیٰ نے عمدہ دماغ عطا فرمایا ہے

خوب لکھ سکتا ہے!

میرے دوستو۔ پھر آپ نے اس کو ایک حکیم ثانی کے زیر علاج رہنے کیلئے حکم دیا کہ پھر اب جب وہ اچھا ہوا۔ وہ چیختا ہے مجکو عصا دو۔ قوم کہتی ہے پہلے نہیں اُٹھے تو اب کب اُٹھوگے۔

دوستو! پہلے صرف تمہاری کوششیں تھیں۔ بلکہ ابتو دو آسمانی طبیعتوں کی کوشش ہے۔ اب وہ اچھا ہوکر رہیگا۔ اب تو عصا دو۔ تا وہ زندہ ہو ورنہ اب اگر مرگیا تو تم جوابدہ ہوگے۔ تم نے ایکبار یا ہزار بار دیا لیکن میں کہتا ہوں۔ تم سینکڑوں دیکے تھک گئے۔ اس نے کروڑوں کا ایک ایک کلمہ تم کو سنایا۔ کیا ان کی کچھ قیمت نہیں۔ تم خدا سے وابستہ ہوگئے آج الحکم کے پڑھنے والے ایسے عمدہ حربے اپنے پاس رکھتے ہیں کہ میدان جنگ میں شکست فاش دکھاسکتے ہیں۔

اس وقت الحکم کوئی بڑا روپیہ نہیں مانگتا۔ بلکہ صرف اپنا بقایا اور ایک ایک خریدار جدید کا سائل ہے۔

جہاں قوم نے سینکڑوں دیئے وہاں اس کا روپیہ بقایا دیدیں تو کیا حرج ہے۔ کہتے ہیں مشین کیوں منگوائی تھی میرے دوستو! وہ ایک سچی تڑپ رکھتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ تم مسیح موعود کا کلام روز سن سکو یعنے الحکم روزانہ کیا جاوے لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ لیکن کیا اسکی ہمت پیچھے ہٹ گئی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ آگے سے بڑھ گئی ہے آج اگر اسکے کیسہ میں زر ہو تو وہ آب زر سے قوم کے سامنے اس روپیہ کو پیش کرے۔ وہ ایک دل رکھتا ہے اور اس کے دل میں ایک درد ہے جو اس کو کھا رہا ہے۔ ایڈیٹر صاحب الحکم ایک لمبے سفر پر گئے ہیں۔ جو محض دنیادی نہیں۔ بلکہ دین سے اس کو بڑا تعلق ہے اسکے بعد الحکم باقاعدہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا۔ لیکن ہم کو اب تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ الحکم کے پیارے دوست اپنے پیارے الحکم کے وی پیول کو کیوں واپس کردیتے ہیں۔ اور اسکے بقایا کو ادا کیوں نہیں کرتے ہیں۔ بعض نے دس دس سال کا روپیہ دینا ہے۔ لیکن جب وی پی گیا واپس۔ افسوس یہ حالت ہے۔ لاکھ اخبار میں ہوں لیکن مسیح موعود کا بازو الحکم اور بدر ہی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے قوم کو جگایا۔ لیکن بہت کم اُٹھے۔ جنہوں نے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہا ہیں ایسے لوگوں کو جزاک اللہ کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ابتو ایک سال بھی نہیں بلکہ چھ ماہ اور مشکلات کے ہیں۔ پھر اسکے بعد قوم الحکم کو ایک تندرست اور قومی سپاہی دیکھیگی یہ ہم جانتے ہیں۔ کہ قوم اس کو ضایع نہیں کرے گی۔ لیکن بہتر ہیں صنم تری ایسی بیداد پر + جب مرگئے تو آئے ہمارے مزار پر

جن لوگوں کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ صاف کریں تاکہ اگلے سال دشمنوں کیلئے الحکم پھر وہی تلوار لیکر اُٹھے اور حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی کے سایہ تلے بڑھے۔

میرے دوست ناراض ہوں گے کہ ہم نے خدمات کیں اور پھر شکوہ! میرے دوستو تم ہی بتاؤ گھر میں اگر ایک آدمی کو مصیبت ہو تو وہ بار بار گھر والوں کو نہیں کوسے گا۔ کہ تم میرا معالجہ کیوں نہیں کرتے اور میرا ساتھ کیوں نہیں دیتے؟

پس ہم تم سب مسیح علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا اور بسبب الحکم کے ذریعہ سے اس گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ اگر آپ کو نہ کہا جاوے تو اور کسکو کہا جاوے۔ اگر تم اصلی خبر نہ لوگے تو کون لیگا؟ روپیہ اب الحکم کے آفس میں نہیں آتا۔ بلکہ ایک بورڈ کے پاس جسکے سکرٹری حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب ہیں آتا ہے اور جمع ہوتا ہے۔ راستے روپیہ خطرہ میں نہیں ہے۔ ایسی حالت میں اگر اخبار بند ہوا۔ تو مخالفوں کے گھروں میں شادیانے بجیں گے!۔

اے زندہ دل اور بیدار مغز قوم تیرے کیلئے یہ الفاظ کافی ہیں کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا بازو ہے اس کا خیال رکھنا۔ دیکھ تیرے

پاس یہ امانت ہے اس کو ضائع نہ کرنا۔ ورنہ تو ہی جواب دے گی۔

آخیر میں پھر عرض ہے کہ بقایا دار اپنے بقائے صاف کریں اور ایک ایک خریدار عطا فرماویں والسلام۔

منافق اور دو کشتیوں پر سوار ہونیوالے

عاقلان خود مندی کس عشرش ابش رسے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

(اپنوں اور غیروں کیلئے خطرناک وجود)

کیسا مبارک ہے وہ انسان۔ جس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔ جسکا اپنوں اور غیروں سے معاملہ صاف ہے۔ جو عین نازک وقت میں جبکہ اس کی اپنی قوم میں ایک بڑے اہم سوال پر بڑی شدومد سے کشمکش جاری ہو۔ اور قوم کے ہر ایک فرد کیلئے ضروری ہو کہ اپنے قیام کیلئے یا اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کیلئے ایک پہلو اختیار کرے۔ پورے اطمینان قلب سے اس معاملہ پر غور کرتا ہے۔ اور نہایت احتیاط سے ایک نتیجہ پر پہنچکر ایک پہلو اختیار کر لیتا ہے۔ وہ مبارک وجود ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی جان کو کشمکش ہیچ اور تذبذب کی حالت سے نکال لیا اور اپنے لئے کوئی نہ کوئی سلامتی کا راستہ نکال لیا ہے جس پر چلکر وہ آرام سے بغیر دوسروں کی انگشت نمائی کے زندگی گذار سکتا ہے نہ اسکو کسی دوسرے کا ڈر ہے نہ اس سے کسی کو کوئی خوف کیونکہ اس نے اپنی پوزیشن کو صاف کر کے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ کس طرف ہے۔ اور اگر کسی قسم کے جنگ کا موقعہ ہو تو وہ کس کا ساتھ دیکر میدان جنگ میں قدم رکھیگا۔ دوست و دشمن اس سے خوش ہیں۔ ایک دوست پوری محبت اور پیار سے اخلاص سے اس سے سلوک کرتا ہے۔ اور ہر وقت اسکی مدد کے لئے تیار رہتا ہے اور ایک دشمن اس کو دشمن سمجھکر حملہ کر سکتا ہے اگر مر جاتا ہے تو وہ خوش ہے کہ اُسنے اپنا فرض ادا کیا۔ دوست تعریف کرتے ہیں کہ اُسنے ہمارے لئے جان دی۔ دشمن اسکی قدر کرتے ہیں کہ اس نے مردانہ وار جنگ کیا۔ اگر غالب آتا ہے تب بھی دوست و دشمن کی ستایش کا سزاوار ہوتا ہے **مگر کیسا کم بخت ہے وہ انسان جو ایک گیند کیطرح ناہموار سطح پر ایک جگہ قیام نہیں کر سکتا جو اپنی پوزیشن کو صاف کر کے نہ اپنے لئے سلامتی کی راہ نکالتا ہے نہ لوگوں کے اطمینان کا سامان پیدا کرتا ہے**

ایسے لوگوں کا وجود دنیا کے ہر ایک سفیر۔ ... میں خطرناک مانا گیا ہے۔ وہ سلطنت جس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہوں وہ بلاؤں سے محفوظ نہیں۔ وہ کمیونیٹی جس میں یہ گندہ مواد موجود ہو ہرگز ہرگز مشکلات سے بچ نہیں سکتی۔ اور اگر یہ جسم پیپ ان جیسے ایک غداروں اور منافقوں کے رنگ میں موجود ہے تو یقیناً اس کمیونٹی یا اس سلطنت کا چند دنوں تک خاتمہ ہو جائے گا۔ ہر ایک سلطنت کے انتظام پر نظر ڈالو۔ ایک طرف اگر دشمنان سلطنت کے قلع و قمع کرنے کے لئے لاکھوں اور کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں تو دوسری طرف ان اندرونی خطرناک رہزنوں کے استقبال کیلئے بھی بے شمار روپیہ پانی کیطرح بہا دیا جاتا ہے۔ وہ سلطنت جو علانیہ دشمنوں کے خطرے کو دور کرنیکا ہی فکر کرتی ہے اور ان خفیہ بدمعاشوں کا انتظام نہیں کرتی چند ہی دن کی مہمان ہے۔

قرآن کریم نے اہل اسلام کو بار بار سمجھایا ہے کہ دیکھو منافقوں کا خیال رکھو۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے اے رسول تیرے پاس غدار اور منافق لوگ آکر کہہ دیتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے × × × × ×

اللہ تعالیٰ گواہی × × × × × × × × دیتا ہے کہ یہ منافق لوگ کاذب ہیں

عین جنگ کے موقعہ پر منافقین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا اور مسلمانوں کو تباہ کرنیکا منصوبہ کیا مسلمانوں کے لباس میں آکر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی کئی بار کوشش کی۔ دور کیوں جاتے ہو۔ ٹرکی اور بلغریا کی لڑائی تو ابھی کل کی بات ہے۔ بتاؤ تو سہی کہ ٹرکی کی سلطنت کے تباہ کرنے والے اپنے تھے یا غیر۔ آخر غور تو کرو کہ اہل اسلام کی اسقدر عظیم الشان سلطنت جسکے آگے کہ یورپ کی بڑی کی بڑی طاقت بھی سر تسلیم خم نہیں کرتی تھی۔ اپنی غداروں کے ہاتھوں تباہ نہیں ہوئی۔ تو کس نے تباہ کی۔ پھر کسقدر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے سامنے اتنی مثالیں موجود ہوں اور پھر بھی ہم ان سے کوئی سبق حاصل نہ کریں۔

اب ان مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی موجودہ حالت پر غور کرتے ہیں **ہماری قلمی جنگ** (کوئی کوڑھ مغز تلواری جنگ نہ سمجھ لے) پہلے غیر احمدیوں سے تھی۔ اب اپنوں ہی کے بگڑ جانے سے اس کا دائرہ اور بھی وسیع ہو گیا ہے۔ جب ایک مصلح قوم کی اپنی ہی حالت دگرگوں ہو جائے تو پہلے اُسے اپنی حالت درست کرنی چاہیئے پھر اصلاح کا کام شروع کرنا چاہیئے۔ وہ اس طرح کہ وہ بڑا جزو جو اسی پر قایم ہے۔ دوسرے جزو کی اصلاح کرے یہ جنگ دوسرے جنگوں سے زیادہ شدید ہوتا ہے کیونکہ دونوں طرف ایسے بہادر ہیں جو ایک دوسرے کے قوت اور شجاعت کو اچھی طرح جانتے ہیں تو ایسے موقعہ پر اور قسم کے منافق پیدا ہو جاتے ہیں تو اس وقت تو ہمیں اور بھی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ خلفاء راشدین کے وقت تو تلوار کا زمانہ تھا۔ اسلئے اسوقت تلوار اٹھائی گئی۔ مگر اب قلم کا زمانہ ہے۔ اس وقت قلم تلوار کا کام کر رہی ہے اس وقت بھی عجب قسم کے لوگ نظر آ رہے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو خلافت کی تائید میں ہر وقت توسن قلم کو میدان میں ہی رہنے دیتے ہیں۔ دوسرے منکرین خلافت جو ان کے مقابل لڑائی کرتے ہیں تیسرا گروہ کچھ ایسا متذبذب ہیں ہے کہ خلافت کو ظاہرہ مان بھی لیا ہے۔ مگر اندر ہی اندر لوگوں میں غلط فہمی پھیلا رہا ہے۔ کہ میاں صاحب نے بھی فلاں بات اچھی نہیں کی۔ اگر لاہور والے کچھ لکھتے تھے تو لکھتے۔ ان کو کیا ضرورت تھی کہ جواب دیتے۔ ان کو چاہیئے تھا کہ قادیان کے اخباروں کو بند کر دیتے ان عقل کے اندھوں کو پوچھے کہ اگر حضرت صاحبزادہ صاحب جماعت کو فتنہ عظیم سے بچانے کیلئے تحریراً یا تقریراً نعرہ نہ لگاتے تو جماعت ہلاک ہوتی یا بچتی۔ کیا تمام کے تمام لوگ۔ لیڈران منکرین خلافت پر حسن ظنی کر کے × × × × × پھر بعض بیعت کنندگان ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہمیں تو مولوی محمد علی صاحب اور دیگر اصحاب سے بہت ہمدردی اور محبت ہے ان کو فاسق کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ہرگز مناسب نہیں انہوں نے بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ اب ایسے عقلمندوں کو کوئی کیا سمجھائے اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ جماعت جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کی اصلاح کیلئے قایم کیا تھا۔ اور کئی ایک سر توڑ کوششوں کے بعد قایم کیا تھا۔ اس میں ایک شخص ایسا فساد ڈالتا ہے کہ جماعت کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور اس کے رفقا اس جماعت کے اصولوں کو

بدل دیتے ہیں۔ اور اس کی اہمیت کو خاک میں ملا کر غیر احمدیوں سے ملانا چاہتے ہیں پھر ایک شخص اس کے رفقا اس قابل ہیں۔ کہ ان سے محبت رکھی جائے۔ خدا تعالٰی کے بندے

اسی کیلئے محبت رکھا کرتے ہیں اور اسی کیخاطر دشمنی پیدا کرتے ہیں۔ ایک شخص سے ایک دو سال چھوڑ کئی سال کی محبت کیوں نہ ہو جب وہ دیکھتے ہیں کہ وہ شیطان کے پنجہ میں جا رہا ہے۔ تو پہلے اس کو نصیحت کرتے ہیں۔ پھر بھی اگر نہ مانے تو فوراً اس محبت کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔

کیسا بےغیرت اور بےشرم ہے وہ انسان جو ایک ایسے شخص سے محبت رکھتا ہے جو اسکے پیر و مرشد۔ آقا اور مطاع کو تقویٰ سے دور۔ نفس پرست۔ دنیا پرست۔ شہوت پرست۔ گدی پرستی سکھانیوالا۔ لوگوں کا مال ہضم کرنیوالا۔ خدا کے سلسلہ کو تباہ کرنیوالا۔ لوگوں کی عورتوں پر نظر رکھنے والا وغیرہ وغیرہ تمام گندے الفاظ میں یاد کرے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ ایک چوہڑے کو بھی اتنی غیرت ہوتی ہے کہ وہ اپنے باپ کو گالی دینے والے کے منہ پر ایک مرکا رسید کرے۔ پھر کیا ہماری غیرت گوارا کرتی ہے کہ **اپنے آقا** کو گالیاں دینے والے بد باطن انسان کے پاؤں چاٹیں اور اسکی بغل میں سر دینے کی کوشش کریں۔

پھر غضب یہ ہے کہ جب کسی حرکت پر ان کو پکڑا جائے۔ تو کہتے ہیں میاں بدظنی نہ کرو۔ ہم نے تو بیعت کی ہوئی ہے (یہ بھی اچھا سائنس ہے) ایسے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنا چھوڑ دیں۔

ورنہ ہلاک ہوجائینگے۔

نبوت کبھی ختم نہیں ہوگی

(راقم محمد لطیف)

جس قدر آجتک قومیں ہوئیں۔ ہر ایک قوم نے اگر ترقی حاصل کی تو مذہب کے دائرہ کے اندر آن کر کی اگر کسی قوم کو تنزل آیا تو مذہبی دائرہ کے چھوڑنے کا نتیجہ ہوا۔ جب خدا تعالٰے چاہتا ہے کہ کسی قوم کو ترقی دے۔ تو اس میں ایک نبی مبعوث کرتا ہے۔ جو اللہ تعالٰے کے احکام لیکر آتا ہے جو ترقی کا موجب ہوتے ہیں جسقدر خدا تعالٰے کسی قوم کی ترقی کے وسائل جانتا ہے کوئی بادشاہ بھی نہیں جانتا ہے۔ جسقدر یہ پیدائش ہے وہ سب خدا ہی کی پیدا کردہ ہے۔ سو وہی ایک چیز کی حقیقت کو جانتا ہے اور وہ ہی جانتا ہے کہ فلاں چیز کس کیلئے نافع ہے اور کسکیلئے نقصان دہ ہے۔ سو اللہ تعالٰے کی یہ سنت قدیمہ اس طرح پر جاری رہی ہے کہ وہ ان تمام باتوں کے اسرار سمجھانیکے لئے جو انسانی ترقیات کیلئے ضروری ہیں ایک ایسا شخص بھیجتا ہے کہ اس عالم الغیب سے اطلاع پاکر لوگوں کو آگاہ کردے کہ فلاں چیز کا استعمال اس طرح اور اگر اس کو اس طرح کروگے تو ہلاک ہوجاؤ گے۔ سو جو لوگ اس نبی کی بات کو مان کر اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں کامیاب اور بامراد ہوجاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کا کہنا نہیں مانتے ہیں۔ اور مقابلہ کرتے ہیں وہ تباہ ہوجاتے ہیں کیونکہ راستہ تو کامیابی کا وہ ہی ہو سکتا ہے جو خدا تعالٰی اپنے برگزیدہ کے ذریعہ دنیا میں ظاہر کرتا ہے سو جو لوگ ان کے خلاف کرتے ہیں وہ ہلاکت کی راہ ڈھونڈھتے ہیں۔ جس اخلاص سے کوئی اس نبی کی اتباع کرتا ہے۔ اسی قدر وہ دنیا میں کامیاب اور بامراد ہوتا ہے ہر ایک انسان ایک جیسی استطاعت نہیں رکھتے کہ ایک جیسی اصلاح کریں۔ سو جنہوں نے بڑھکر ایثار اور قربانیاں کیں انہوں نے بڑھکر مرتبے حاصل کئے۔ جسقدر بھی کسی نے مال سے یا جان سے کمی کی۔ اسیقدر خدا نے اس کے ساتھ سلوک کیا۔ ہر ایک نبی کے پاس دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک پہلو سے وہ بشیر ہوتا ہے اور ایک پہلو سے وہ نذیر۔ وہ لوگ جو تابعداری کرتے ہیں۔ اسکی بشارتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ اور ہر طرح کی نعمتوں کے وہ مستحق بن جاتے ہیں۔ اور دنیا میں بڑے بڑے مراتب حاصل کرتے ہیں۔ وہ ہی کامیاب ہوتے ہیں اور جو منکر ہوتے ہیں وہ اسکے نذیرانہ پہلو سے تباہ کردیئے جاتے ہیں۔ ان کیلئے طرح طرح کے عذاب آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ ہزارہا قسم کی زمینی آفتوں میں گرفتار کئے جاتے ہیں۔ نبی کا انکار خدا کا انکار ہے۔ کیونکہ نبی تو وہ ہی باتیں بیان کرتا ہے جو خدا اس کو بتلاتا ہے وہ اپنے پاس سے ایک لفظ بھی نہیں کہتا ہے۔ پھر وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالٰے کی شریعت کا انکار کرتے ہیں۔ اس واسطے کرتے ہیں کہ انکی نظریں گندی ہوتی ہیں ان کے دلوں میں ہر طرح کا فسق و فجور بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جب ان کو وہ پاک احکام سنائے جاتے ہیں تو وہ مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ وہ روحانی بیمار ہوتے ہیں۔ جنکو ہر میٹھی بات کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ ضد تعصب اور بغض نے ان کو اندھا کردیا ہوتا ہے۔ وہ نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے آگے کیا ہے۔ جب کوئی بینا آدمی ان کو کہتا ہے کہ تمہارے آگے کنواں ہے تو وہ باوجود اس کو مان لینے کے اپنی ضد کو برقرار رکھکر چلنا جاری رکھتے ہیں۔ اندھے تو آگے ہی ہوتے ہیں۔ تو پھر اسی ضد پر قایم رہکر ہلاکت کے کنوئیں میں گرتے ہیں۔ وہ اندھا آدمی کب دو یا تین میل سلامتی سے سفر کر سکتا ہے۔ جو بینا آدمی کی بات پر اعتماد نہیں کرتا۔ اور اپنی ضد کو قایم رکھتا ہے ضرور ہے کہ وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑے سو انبیاء کے منکروں کا حال سوائے ہلاکت کے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جنکی نظیریں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے منکروں کا کیا حال ہوا۔ سب ایک کو معلوم ہے کہ وہ دریائے نیل میں غرق کردیئے گئے۔ اور ہر طرح کی ذلتوں سے ذلیل کیئے گئے اور حضرت مسیح ع کے منکروں کا نتیجہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ جو آجتک اللہ کی لعنت اور پھٹکاریں آ رہے ہوئے ہیں جنکو کوئی جگہ آرام کرنے کو بھی نہیں ملتی ہے جہاں جاتے ہیں۔ وہیں سے دھتکارے جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک خدا کے مامور کو رد کر دیا یہ بھی ایک اللہ تعالٰے کے منکروں کیلئے دلیل ہے۔ کہ اس وقت کی بات فرمائی ہوئی آجتک پوری ہو رہی ہے۔ جو کسی انسان کی طاقت نہیں کہ ان کو یہودیت کی حالت میں اللہ تعالٰی کی لعنت اور پھٹکار سے بچا سکتے۔ پھر ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے عربوں کی کیا حالت تھی اور کیا ہو گئی۔ اور جنہوں نے منع لعنت کی وہ کس نام سے

سے یاد کئے جاتے ہیں - اور جنہوں نے اطاعت کی کسقدر روحانیت سے یاد کئے جاتے ہیں - منکروں اور اطاعت کرنیوالوں میں بین ثبوت ہوتا ہے - پھر جبکہ اس نبی کا زمانہ نبوت دور ہی پکڑتا جاتا ہے - اسی قدر لوگوں کے دلوں سے نور نبوت اٹھتا جاتا ہے - یہانتک کہ وہ امتیاز جو نبی کے وقت میں حق اور باطل کا ہوتا ہے بالکل اُٹھ جاتا ہے - لوگ ہر طرح کے فسق اور فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں - اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنا ہی اصل مقصد دنیا میں رہنے کا سمجھتے ہیں دنیا سے اس قدر پیار کہ جسطرف غور کرو - دنیا کی باتیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں - تو پھر خدا تعالےٰ کی سنت قدیمہ جوش مارتی ہے تو اپنا ایک برگزیدہ نبی بھیجدیتی ہے جو اس قوم کو جو خدا کی تعلیم کے اصولوں کو چھوڑ چکی ہوتی ہے محکم کر دے - یہی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کسی شریعت کے اصول اپنی جگہ سے اُکھڑ چکے ہوں - فروعات کو عالم اور فقیہی بھی دور کرتے رہتے ہیں - اور کر دیتے ہیں - شریعت بھی دو قسم کی ہوتی ہے - ایک شریعت ناقص اور ایک کامل - ناقص شریعت وہ ہوتی ہے جو انسانی ترقی کو جو اسکی فطرت میں رکھی گئی ہے ہر زمانہ میں پورا نہیں کرتی ہے - اور کامل شریعت وہ ہے جو انسانی ترقی کو جو اس میں رکھی گئی ہے ہر زمانہ میں پوری کرتی ہے - کسی محدود زمانہ کیلئے نہیں ہوتی - جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شریعت دیگئی - وہ ایک زمانہ کیلئے تھی - وہ حضرت مسیح کے زمانہ تک کافی ہوئی - اور حضرت مسیح کی شریعت نبی کریم کے زمانہ تک کافی رہی - شریعت اسی رنگ میں اتاری جاتی ہے - جس رنگ میں لوگوں کی فطرتیں اصلاح پانیوالی ہوتی ہیں - حضرت موسیٰ کو آتشی شریعت دیگئی جو اس قوم کے عین مطابق تھی - اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جبر سے سمجھنے والے تھے - اور حضرت عیسیٰ کو جو شریعت دیگئی وہ نہایت نرم - یہ دونوں شریعتیں ایک پہلو پر زور دیتی تھیں - سو خدا تعالےٰ نے وہ شریعت بھیجی جو دونوں کے بین بین تھی - نہ افراط نہ تفریط - انسانی فطرت بھی اسباب کو چاہتی ہے نہ ہر وقت سختی کو پسند کرتی ہے اور نہ ہر وقت نرمی کا پہلو پسند کرتی ہے - سو خدا تعالےٰ نے کامل شریعت نازل کی - جو ہر زمانہ کے لوگوں کیلئے رہنما ہو سکتی تھی - قرآن شریف جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر نازل ہوا جو ہر زمانہ میں طالب حق کو اعلیٰ معراج ترقی پر پہنچاتا ہے -

اس میں ہر ایک انسانی ترقی کا طریقہ جو انسانی فطرت میں ہو سکتا ہے رکھا گیا ہے - اور ہر ایک گناہ کا علاج جو انسانی سرشت میں ہو سکتا ہے رکھا گیا ہے - جس وقت قرآن شریف نازل ہوا - اس وقت وہ تمام فسق و فجور جو انسانی فطرت میں ہو سکتے ہیں کمال تک پہونچ چکے تھے جو خدا تعالےٰ اسکے مقابل پر کمال ترقی پر پہونچانیوالی شریعت نازل فرمائی - خدا نے انسانی فطرتوں کو اپنی شریعت کے مطابق بنایا ہے وہ اس کام کی تکلیف نہیں دیتا ہے - جو انسانی سرشت میں نہیں ہر سب سے بڑا روحانی مرتبہ جو قرآن شریف نے بیان کیا ہے وہ نبوت ہے جس سے خدا مخلوق کی اصلاح کرتا رہا ہے حالانکہ دنیا میں ہر طرح کے گناہ زور پکڑ چکے ہوتے ہیں - ہمارے زمانہ کے لوگوں نے نبوت کو ہمیشہ کیلئے الوداع کر دیا یعنے خدا کی قدرتوں کو محدود کر دیا - خدا تو قرآن شریف کی تعلیم کو مکمل فرمائے - جس پر انسان چلکر کامل بن جاتا ہے اور کامل مرتبہ نبوت ہے اگر یہ کامل شریعت ہے تو اس پر عمل کرنیوالا کیا وجہ ہے کامل نہ بنے - گناہ تو کمال ترقی تک پہنچ جاوے تو اس کا دفعیہ نہ ہو - سب سے بڑا گناہ اللہ تعالےٰ نے شرک فرمایا ہے سو وہ آج اس زمانہ میں ترقی پر ہے - جس حالت میں گناہ ترقی پر ہیں - تو اس کے مقابلہ پر کیا وجہ ہے روحانی مراتب ترقی نہ کریں - ہاں اگر گناہوں کا دروازہ بند ہوتا تو پھر ہم کہہ سکتے تھے - کہ کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے - جس حالت میں گناہ آج ہر پہلو سے ترقی پر تھے تو کیا وہ ضروری نہ تھا کہ ایک ایسی قوت قدسی والا جو خدا تعالےٰ سے حاصل کر کے دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑا ہو - سو آج وہ زمانہ ہے کہ ہر قوم میں گناہ اپنی ترقی تک پہونچ گیا اور زمانہ نے تقاضا کیا - کہ ایک ایسا مصلح ہو جو اس کا مقابلہ کرے - شیطان اپنی شرارتوں سے بڑھ چلا تھا - جو خدا نے اپنی رحمانیت سے ایک نبی بھیجا - جو اصلاح کر دیوے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمان اپنی صداقت کا دعوی کرتے تھے - وہ بھی اپنی اصلیت سے دور جا پڑے تھے - وہ عین ہلاکت کے گڑھے میں گرنے کو تھے - ہر طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو چکے تھے - ہر قسم کی ذلت اور خواری کا نشانہ بن چکے تھے - جب ہمارے ایک نہیں دو نہیں ہزاروں قومیں جو مذہب کو چھوڑ ذلت کا نشانہ اور ہمارے واسطے نمونہ ہو گئیں تو جب ہم آج مسلمانوں کو اسطرح کی ذلت اور خواری میں دیکھتے ہیں - تو یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے کہ یہ قوم

بھی اپنے مذہب سے دور جا پڑی ہے - اور آج زمانہ بھی پکار پکار کر مصلح کو بلا رہا تھا - سوائے وہ جو منکرین نبوت ہو - خدا قرآن شریف کی پہلی سورۃ شریف پر

اور اسکی پہلی آیت الحمد للہ رب العلمین کے معنے سمجھو کیا اسکی احمد یہی ہے کہ گناہ تو اپنے پورے کمال تک پہونچ جائیں - تو اصلاح کیلئے کوئی بھی نہ آوے - تمام سلسلہائے کائنات اسکی الحمد کی ماتحت پرورش پا رہے ہوں - اور نبوت جو ایک تمام سلسلوں سے اعلےٰ سلسلہ ہے وہ ختم ہو جاوے - نبوت ہی تو ایک ایسا سلسلہ ہے جس سے ہم خدا کو شناخت کر سکتے ہیں انعمت علیہم میں غور کرنے والا کبھی انکار نہیں کر سکتا ہے - جب سے کہ اس دنیا کی پیدائش رکھی گئی ہے - بنی خلق کی اصلاح کیلئے آتے رہے ہم بھی تو خدا کی خلق ہیں ہمارے لئے کیوں نبی نہ آوے کیا پھر گناہوں کا دروازہ بند ہو چکا تھا - سو دو ستو یہ زمانہ مبارک ہے - کہ خدا نے انا نحن نزلنا الذکر کے ماتحت اس نے اپنے دین کو ایک نبی مبعوث کر کے سنبھال لیا - جس نے اتباع نبی کریم سے وہ مرتبہ پایا - کہ خدا نے اس کا نام نبی رکھا - اس نے ایک بڑا کام کیا دنیا میں شریعت کو قایم کر دیا - اور وہ سچائیاں جو گمراہی کی گرد و غبار سے چھپ چکی تھیں ان کو روحانی بارش سے صاف کر دیا - آج وہ ہی امن میں ہے جو اس کے آفتاب نبوت سے روشنی حاصل کرتا ہے سو آؤ ہلاکت سے بچو - یہ ہی وہ مسیح ہے جسکے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں اب اس کے دامن سے نجات وابستہ ہے - جو اس سے تعلق کو الگ کرتا ہے وہ اپنے لئے آپ آگ کا گڑھا کھودتا ہے - اور جلتا ہے اب کوئی شخص آفتاب نبوت کی روشنی کو کم نہیں کر سکتا ہے یہ ہدایت کا سورج اپنی پوری روشنی کے ساتھ چڑھا ہے - نادان ہے وہ جو اس سورج کو اپنے کینہ اور جہالت کے گرد و غبار سے چھپائے وہ مالک کل شیئی قدیر کے ہاتھوں سے روشن کیا گیا ہے - کوئی اس کو بجھا نہیں سکتا - وہ خود بجھ جائیگا جو اس کے بجھانے کی کوشش کرتا ہے - دین و دنیا کی بھلائی اس میں ہے - اے قوم احمدی اب تمہاری ترقی اسی میں ہے کہ تم اس پیارے احمد کی نبوت کو لوگوں کے آگے پیش کرو - اور خلافت ثانی کے دامن سے وابستہ ہو کر روحانی فیوض میں ترقی حاصل کرو - جو اس خلافت سے انکار کرتا ہے وہ اپنے اوپر روحانی دروازہ کو بند کرتا ہے - یہ ایک حق ہے جو اس سے انکار کرتا ہے -

وہ اس حق سے انکاری ہے۔ جسکو پہلے حق مان چکا ہو سوائے قوم تو ایک امام کو ماننے کی عادی ہے۔ تم نے پہلے پہل ایک امام کو مانا پھر اس امام کے ماتحت آنے میں کیا مضائقہ ہے۔ تم اس امام کے ماتحت ہو کر بہت کام کر سکتے ہیں بلکہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں اسلام۔

منقولات

تاریخ قدیم کا ایک صفحہ

ایک براعظم جو سمندر میں محو ہو گیا

زمانہ قدیم کی تہذیب اور زندگی پر نظر غائر ڈالنے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اس چرخ کے نیچے کوئی شے بھی نئی نہیں حال ہی میں مصر کے ایک مندر میں کے کھنڈرات کھود دے گئے ہیں جن سے اس قسم کے آلات موسیقی برآمد ہوئے ہیں جو گذشتہ عظمت اور تہذیب کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ اس مندر کی بائیں دیوار پر مصری حروف کندہ ہیں جن سے حیرت انگیز اصلیت کا پتہ لگتا ہے کہ مصر کی اس ترقی سے قرنوں پہلے تہذیب و فنون کا آفتاب اس سرزمین میں چمک رہا تھا۔ جس کو براعظم اٹلانٹس کہتے تھے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ جس جگہ آج بحر ظلمات کی نیلگوں لہریں جوش سے پہاڑوں کی چوٹیوں تک اچھلتی ہیں وہاں خلق خدا کی عظیم الشان بستی آباد تھی۔ ماہرین علم طبقات الارض نے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ ایک مہیب اور عظیم الاثر زلزلہ کے صدمہ سے یہ قطعہ اراضی اپنی جگہ سے سرک گیا اور اس پر پانی کی وسیع چادر بچھ گئی

براعظم اٹلانٹس کی اصلیت

اٹلس یا اٹلانٹس کا نام یونانی علم الاساطیر یعنی مائی تھالوجی میں آتا ہے۔ اٹلس سمندر کی دیوی کا لڑکا تھا۔ اور جب قوی ہیکل دیو پرسیس اسکے پاس ایک موقعہ پر پناہ کیلئے آیا تو اس نے انکار کر دیا۔ اسپر پرسیس کی بددعا سے اٹلس پہاڑ کی شکل میں متبدل ہو گیا۔ یہ فسانہ سلسل استعارہ کی شکل میں لکھا گیا اگر ہم اس تشبیہہ اور استعارہ کے لباس کو پھینکدیں اور اصلی مقصد کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اٹلس پہاڑ جو افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے کسی زمانہ میں سمندر کی تہ میں واقع تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ سطح زمین سے بھی بلند ہو گیا۔ موجودہ بحر اوقیانوس جو اٹلس کے مغرب کی طرف نئی اور پرانی دنیا میں حایل ہے ایک وسیع براعظم کی شکل میں تھا۔

براعظم اٹلانٹس کی تہذیب!

سب سے حیرت انگیز نکتہ یہ ہے کہ وہاں وحشی لوگوں کی بستی نہ تھی۔ بلکہ وہ علوم و فنون لطیفہ کا عظیم الشان مرکز تھا۔ تہذیب کی روشنی وہاں سے پھیلتی پھیلتی دریائے نیل تک پہونچ گئی۔ قدیم مصر کی تہذیب کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ اسکی نوعیت بیرونی اثرات پر مبنی تھی۔ مصر کے کھنڈرات میں سے جو آلات موسیقی برآمد ہوئے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ انکی ساخت کسی ایسے ملک میں واقع ہوئی تھی۔ جسکا نشان اب صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہے۔ اس براعظم کا طول ۹ ہزار میل عرض ۱۰ سے ۵ ہزار میل تک تھا۔ خیال کرو کہ کتنا عظیم الشان براعظم ہوگا جہاں یورپ اور ایشیا کی موجودہ زمانہ کیطرح تہذیب و ہنر کی قدر ہوتی تھی۔ اور اگر ہم قدرت کے پراسرار کرشموں کو غور سے دیکھیں تو یہ بات کچھ تعجب خیز نہیں ہے خدا جانے ابتدائے آفرینش میں کتنی عظیم الشان سلطنتیں تبیں اور بگڑیں۔ کتنے ملک آباد ہوئے اور مٹی میں ملگئے۔ اور کتنی قومیں تماشاہ گاہ عالم میں جلوہ گر ہوئیں اور ظلمت کدہ خاک میں ناپید ہو گئیں۔

مغنیہ عورتوں کی خودکشی

اس زمانہ کے علم موسیقی کی حیثیت کا خیال تب ہو سکتا ہے اگر ہم مصر کے کھنڈرات سے برآمدہ شدہ آلات موسیقی کا ذکر کریں۔ جنہوں نے ہارمونیم کے دلاویز نغمے سنے ہیں اور جن کے کان پیانو کے سریلے سروں سے آشنا ہیں ان کو اس بات کے سننے سے حیرت ہوگی۔ کہ قدیم مصر میں بھی علم موسیقی نے وہ ترقی کی جسکے مقابلہ میں موجودہ تہذیب عشر عشیر بھی نہیں۔ دیواروں کی ایک کندہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرعون سینم اول کی تاجپوشی کے موقعہ پر ایک وسیع و فراخ تماشا گاہ تیار کیگئی تھی جہاں موجودہ تھیٹروں کی طرح ایکٹر اور ایکٹرس گاتے تھے۔

موجودہ تھیٹروں میں جب کوئی ایکٹرس مشہور گویا ہوا۔ اور اسٹیج پر آکر ناچ اور راگ کا کمال دکھلائے تو عام رواج کے مطابق ناظرین اس پر پھول اور گلدستے پھینکتے ہیں وہ ان کو سر سے لگا کر دوبارہ ناچتے ہیں۔ لیکن اس مندر کی دیوار پر مصری طرز کی لکھی ہوئی ایک عبارت کندہ ہے۔ جس سے ایک ہولناک اصلیت کا انکشاف ہوتا ہے۔ یعنے جب راگ گاتے ہوئے انتہاء کا جوش پھیل جاتا تھا۔ تو دیوانگی کے عالم میں وہ اپنے تئیں ہلاک کر ڈالتی تھیں۔ اور شور و غل کے عالم میں جلسہ منتشر ہو جاتا تھا۔ (باقی آئندہ)۔

106

دارالامان کا ہفتہ

۱- حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت نصیب اعداء ۱۱-۱۲ تاریخ کو ناساز رہی۔ درس نہ ہو سکا۔

۲- اہلبیت مسیح موعودؑ خیریت سے ہیں۔

(۳) اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح اول خیریت سے ہیں۔

(۴) مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۰ جولائی کو بوجہ تعطیلات گرما بند ہونیوالا ہے۔

(۵) موسم ابر آلودہ ہے اور ہر روز کچھ بارش ہو جاتی ہے۔

ضرورت ہے

خاص عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قادیان میں ایک ٹریننگ کلاس

عنقریب کھلنے والی ہے۔ جسمیں پرائمری یا مڈل پاس طلباء کو مدرس بننے کیلئے طریقہ تعلیم سکھایا جائیگا۔ اس کلاس میں داخل ہونیوالے طلباء اپنی درخواستیں جلد میرے نام بھیجدیں والسلام

(خاکسار عبدالعزیز سکرٹری کمیٹی تعلیم قادیان ضلع گورداسپور)

اس کلاس میں [illegible] طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

نتیجہ گجرات

نتیجہ امتحان انٹرینس نکل آیا ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول گجرات کے ۲۸ طلباء میں سے جو شامل امتحان ہوئے تھے۔ ۹ لڑکے پاس۔ اور سات زیر غور ہیں۔

لوکل مشن ہائی سکول کے ۴۹ لڑکوں میں سے ۲۱ پاس۔ اور دس زیر غور ہیں

گورنمنٹ سکول سے مشن سکول کا نتیجہ اچھا رہا ہے پہلے بھی کئی سال سے مشن سکول کا نتیجہ اچھا رہتا ہے۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر اکثر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور مشن سکول کا ہیڈ ماسٹر ایک ہی شخص سالہا سال سے چلا آتا ہے!

(محمد نذیر سٹوڈنٹ فرنز عربی گورنمنٹ ہائی سکول گجرات)